شذرات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سیرت امام زفر رضی اللہ عنہ

ابن ابی العوام، محمد بن عبداللہ بن سعید بصری سے وہ اسحاق بن ابراہیم شہیدی سے وہ یحییٰ بن یمان سے وہ سفیان سے وہ زفر سے وہ قیس بن جبتر سے اس نے کہا: بنو امیہ میں عمر بن عبدالعزیز کی مثال ایسی ہے جیسے مومن آل فرعون کی اور ابن ابی العوام نے روایت کی طحاوی سے اس نے ابراہیم بن مرزوق سے اس نے محمد بن عبداللہ انصاری سے اس نے اشعث الحمرانی سے اس نے عبدالواحد بن صبو سے کہا کہ میں قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ بن عمر کے پاس تھا اور ان کے ہاں ایاس بن معاویہ بھی تھا۔ پھر دونوں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا (تجھے طلاق ہے اگر) تو دونوں اس کے جواب سے قاصر رہے۔ پھر دونوں نے کہا کہ اے ابو واثلہ تم جواب دو ایاس نے کہا اس شخص کا خیال تھا کہ طلاق دے لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ انصاری نے کہا کہ میں نے امام زفر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ایاس نے جواب میں خطا کی ہے اصل میں اس شخص نے طلاق دے دی اور استثنا کرنے کا ارادہ کیا لیکن نہ کیا۔ ابن ابی العوام نے ابوبکر محمد بن ہارون بن حسان برقی سے روایت کی اس نے بکر بن قاسم سے اس نے یحییٰ بن مغیرہ قرشی سے اس نے سعید بن اوس سے کہا کہ میں نے امام زفر سے سنا ایک شخص سے متعلق کہ اس نے ایک رکعت کا سجدہ چھوڑ دیا پھر سیدھا کھڑا ہو گیا پہلے اس کے کہ فاتحہ شروع کرے کہ ایسا شخص سجدہ میں جائے پھر اپنے نئے عمل کی طرف لوٹے۔ ابن ابی العوم نے طحاوی سے اس نے بکار بن قتیبہ سے اس نے ہلال بن یحییٰ سے کہا کہ میں نے امام ابو یوسف سے ایک شخص کے متعلق سوال

کہا کہ اس کے پاس دوسو دراہم تھے اوران پر دو سال گذر گئے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلے سال میں پانچ دراہم ہیں اور دوسرے سال پر کچھ بھی نہیں ہے پھر میں نے اس سے کہا کہ امام زفر کہتا ہے کہ اس پر دس دراہم ہیں پھر اس پر تیری حجت کیا ہے ؟ فرمایا میری اس پر حجت کیا ہوگی جو دوسو دراہم میں چار سو دراہم کہتا ہے ۔ بکار نے کہا کہ ان دراہم پر چند سال گذر گئے ۔

ابو نعیم اصبہانی نے تاریخ اصبہان میں امام زفر کے ترجمہ میں کہا ہے کہ انھوں نے رائے سے رجوع کیا ۔ اور عبادت کی طرف لوٹے داود طائی ان کے دوست تھے جیسا کہ گذرا لیکن امام زفر کی شخصیت ایسی تھی جس نے فقہ اور عبادت دونوں کو جمع کیا اور رائے جو کتاب و سنت کی مدد سے لی جائے وہ ایسی نہیں ہے کہ اس سے رجوع کیا جائے جس رائے کو چھوڑنا چاہیئے وہ ایسی رائے ہے جس کا اعتماد نفسانی خواہش پر ہو نہ کہ کتاب اور سنت پر اور ہمارے اصحاب اس سے بری تھے ۔ امام زفر نے فقیہہ ہو کر زندگی بسر کی وہ رائے اور بیداری کو فہم میں استعمال کرتے تھے اور وہ فقیہہ رائے اور فقہ میں بصیرت والے ہو کر وفات ہوئے ۔ اور وہ رائے کو دلیل اور فیصلے میں قابل توبہ نہیں سمجھتے تھے ۔

اس پر دلیل وہ ہے جس کو ابن ابی العوام نے طحاوی سے اس نے ابن ابی عمران سے اس نے ابو نعیم فضل بن دکین سے کہ میں امام زفر کے ہاں داخل ہوا اور وہ سکرات کی حالت میں تھے کہ کہتے تھے کہ اس عورت کے لئے ایک حالت میں مہر ہے اور دوسری حالت میں مہر کا تیسرا حصہ ہے ۔ کیا یہ وہ شخص ہو سکتا ہے جس نے رائے سے رجوع کیا ہوا ۔ رضی اللہ عنہ ۔

احمد بن محمد بن سعد تمیمی نے چلایا عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول سے جیسا کہ میں نے دیکھا حافظ برزالی کی تحریر سے : ایک شخص امام ابو حنیفہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے کل رات نبیذ پیا تھا اور مجھے نہیں معلوم کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے ؟ امام صاحب نے فرمایا کہ عورت تیری بیوی ہے جب تک تجھے یقین ہو جائے کہ تو نے اس کو طلاق دی ہے ۔ پھر وہ شخص سفیان ثوری کے پاس آیا اور کہا اے ابا عبداللہ میں نے کل رات نبیذ پیا تھا

اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں ؟ سفیان نے کہا جاؤ اس کو طلاق دے دو پھر اس سے رجوع کر دو! اس کے بعد زفر بن ہذیل کے پاس آیا اور کہا اے ابا ہذیل میں نے کل رات نبیذ پیا اور مجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں ؟ اس نے کہا کہ میرے سوا کسی دوسرے سے بھی سوال کیا ہے ؟ کہا ہاں امام ابوحنیفہ سے کہا اس نے تجھے کیا کہا ؟ کیا اس نے یہ کہا کہ عورت تیری بیوی ہے جب تک تجھے یقین ہو کہ تو نے اسے طلاق دے دی ہے امام زفر نے کہا صواب وہی ہے جو انہوں نے کہا پھر پوچھا ان کے سوا کسی دوسرے سے بھی یہ مسئلہ پوچھا ہے کہا ہاں سفیان سے امام زفر نے پوچھا اس نے تجھے کیا کہا ہے کہا اس نے یہ کہا ہے کہ جا اس کو طلاق دیدے پھر اس سے رجوع کر پھر اگر تو نے اس کو طلاق دی ہے تو اس سے رجوع کیا ہے اور اگر طلاق نہیں دی تو رجوع تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا کہا یہ کیا اچھا ہے پھر اس سے کہا کہ اس کے سوا کسی دوسرے سے بھی پوچھا ہے کہا ہاں شریک بن عبداللہ سے، پوچھا اس نے کیا کہا کہا اس نے کہا کہ جاؤ اس کو طلاق دیدو پھر اس سے رجوع کر دو! کہا کہ امام زفر یہ سن کر ہنسا اور فرمایا کہ میں تیرے لئے ایک مثال بیان کرتا ہوں کہ ایک شخص کا سانپ سے گذر ہوا جو پانی بہا رہا تھا اور وہ اس کے کپڑے کو لگا۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ تیرا کپڑا پاک ہے اور تیری نماز پوری ہے جب تک تجھے پانی کے متعلق یقین نہ ہو جائے اور سفیان نے کہا کہ اپنے کپڑے کو دھو ڈالو اگر وہ نجس ہوگا تو پاک ہو جائے گا اور اگر پاک ہوگا تو مزید پاک ہوگا اور شریک نے اسے کہا جاؤ اس پر پیشاب کرو پھر اس کو دھوؤ۔ اھ۔ یہ آپ کے آراء اور اجوبہ کا نمونہ ہے۔